آغا خان فاؤنڈیشن کے زہریلے منصوبے

جنید مفتی

منظر ایک ہال کمرے کا ہے، جس میں پڑی ہوئی کرسیوں پر تیس چالیس کے قریب افراد بیٹھے ہوئے ہیں۔ سامنے ایک تھوڑی بلند جگہ پر پروجیکٹر اسکرین لگا ہوا ہے! ایک شخص آگے بڑھ کر پروجیکٹر کو آن کرتا ہے اور اسکرین پر پہلا منظر اُبھرتا ہے، اس منظر میں ایک مدرسے کے کچھ معصوم بچے قرآن کریم پڑھتے ہوئے دکھائے جاتے ہیں، منظر بدلتا ہے، ایک گٹار نظر آتا ہے آہستہ آہستہ کیمرہ گٹار بردار کو بھی فوکس (Focus) کرتا ہے، یہ چہرہ پاکستان کی موجودہ نوجوان نسل کے لیے ایک جانا پہچانا چہرہ ہے۔ ایک مشہور راک بینڈ کے لیڈ گٹارسٹ کا...... یہ گٹار بردار بھی اسی مدرسے میں بیٹھا گٹار پر مشق آزمائی کرتا نظر آتا ہے، چھوٹے چھوٹے معصوم بچے اس کے اردگرد بیٹھے دکھائے جاتے ہیں۔ گٹار پر نعوذ باللہ قرآن کریم کی ایک آیت مبارکہ کی دھن بجائی جارہی ہے...... دھن ختم ہونے پر گٹار بردار بچوں میں سے ایک کو بلا کر پوچھتا ہے کہ ''بیٹا آپ کو قرآن کی تلاوت سننے میں زیادہ مزا آتا ہے یا قرآنی آیت کی دھن موسیقی پر سننے میں...... بچہ سر ہلاتا ہوا کہتا ہے کہ دھن پر...... اس پر گٹار بردار خوش ہوتا ہے اور ایک اور آیت کریمہ کو دھن پر بجانا شروع کرتا ہے۔ آخر میں کہتا ہے کہ بچوں کو شروع شروع میں قرآن کریم کی تعلیم (نعوذ باللہ) یوں موسیقی کی دھنوں پر بھی دی جاسکتی ہے!

یہ ہال کمرہ آغا خان فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام چلنے والے ایک ذیلی ادارے کا ہے، اس میں بیٹھے ہوئے افراد وہ ہیں جنھیں آغا خان کے زیر اہتمام چلنے والے تعلیمی اداروں خصوصاً آغا خان بورڈ کے تحت تدریسی فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ انھیں دکھایا جانے والا یہ پروگرام ان کی تربیت کا پہلا قدم ہے۔

آغا خان بورڈ کے تحت آغا خان ہائر سیکنڈری اسکول اور دیگر ذیلی اداروں میں ہونے والے اس پروگرام میں بعض (Electives) منتخبات شامل ہیں۔ یہ پروگرام عرصہ دو سال ہوئے شروع ہو چکا ہے اور ترجیحی بنیادوں پر اساتذہ کے لیے ہے۔

سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ پروگرام ہارورڈ یونی ورسٹی کی نظر کرم کا نتیجہ ہے! جسے آزمائشی طور پر رائج کر کے اس کے تمام ''منفی ومثبت'' پہلوؤں کا جائزہ لیا جارہا ہے! اس پروگرام میں شرکت کرنے والے اساتذہ میں سے ۸۰ فیصد اساتذہ سنّی مسلم ہیں ۲۰ فیصد شیعہ ہیں جب کہ حیرت انگیز طور پر آغا خانی کوئی بھی نہیں۔

مصدقہ اطلاعات کے مطابق اس تربیتی کورس کے نتائج کا جائزہ لینے کے لیے اب سے کوئی ڈیڑھ ماہ بعد انگلینڈ میں

ایک اجلاس کا انعقاد بھی طے ہو چکا ہے! سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس تربیتی پروگرام میں شرکت کرنے والے افراد سے کہا جاتا ہے کہ وہ یہاں پڑھایا جانے والا سلیبس ''غیر متعلقہ افراد'' کے ہاتھ میں نہ جانے دیں بلکہ اسے انتہائی حفاظت سے رکھیں۔ یہ ہدایت کیوں دی جاتی ہے؟ اس کی وجوہات آپ آگے چل کر خود ہی جان لیں گے!

اس قسم کے کورس سال میں ۲ دفعہ کروائے جاتے ہیں اور ان کورسوں کو کروانے والے حضرات کی علمی اہلیت صرف ایم اے انگلش لٹریچر تک محدود ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ "Elective" پڑھانے والے افراد کی مذہبی معلومات کو انتہائی حد تک ناقص کہا جا سکتا ہے!

اب آتے ہیں اس پروگرام کے کچھ اہم حصوں یا "Electives" ''منتخبات'' کی طرف۔ انتہائی عجیب سی بات ہے کہ ان "Electives" میں زیادہ تر "Electives" مذہبی مواد پر مشتمل ہیں، وہ مذہبی مواد جو غیر مسلموں کا تیار کردہ ہے اور انھوں نے اسے کسی مثبت جذبے کے تحت تیار نہیں کیا بلکہ اس کا اصل مقصد عام مسلم عوام کو اپنے دین کے بارے میں شکوک وشبہات کا شکار بنانا اور مذہب سے برگشتہ کرنا ہے اس حد تک کہ ان کی عام زندگی میں مذہب نام کی کوئی چیز تک باقی نہ رہے۔

یہاں ایک بات اور قابلِ ذکر ہے کہ خصوصی طور پر ان مصنفین کی تصانیف کو لیا گیا ہے جو غیر مسلم ہیں اس سے ایک تاثر یہ دینا مقصود ہے کہ ہم مذہب کے معاملے میں کھلے ذہن اور روشن خیال کے مالک ہیں، دوسرا تاثر یہ ہے کہ مسلم دنیا میں تمام مصنفین کسی نہ کسی حد تک بنیاد پرست ہیں، لہٰذا ہم ایک آزاد اور روشن خیال قوم کے اساتذہ کو بنیاد پرستی اور شدت پسندی کا سبق نہیں دے سکتے کہ مبادا مستقبل میں کہیں ہماری ''ترقی'' کی راہیں بند نہ کر دی جائیں......!

اب کچھ Electives کا تعارف آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ آپ پڑھیں اور خود فیصلہ کیجیے کہ ان کا مقصد کیا ہے؟......؟

1. "Approaching the Quran" The early Revelations. Introduced and Translated by Michael Sells. White Cloud Press, Ashland, Oregon.

یہ کتابچہ ۱۳۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس مختصر سے کتابچے میں جو افکار و خیالات پیش کیے گئے ہیں ان کی تباہ کاری اور مضر اثرات کسی طرح بھی ایک ضخیم کتاب کے اثرات سے کم نہیں، خصوصاً ایسے مسلمان حضرات کے لیے جن کا تعلق دین سے صرف نام کی حد تک رہ گیا ہو اور وہ صرف جمعہ یا عیدین کی نماز ادا کرنے کو ہی پورا دین سمجھتے ہوں۔

اس کتابچے میں مصنف مصر کے مسلمانوں کے قرآن کریم کے سماع سے محبت کے متعلق ایک واقعہ ذکر کرتا ہے اس کے بعد قرآن کریم کے بارے میں مختلف پہلوؤں سے بحث کرتا ہے، اندازِ تحریر مستشرقین کی مانند ہے اور کئی جگہ ایسے خیالات اور نادر افکار کا ذکر ہے کہ الامان والحفیظ۔

اور ایک جگہ تو (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ) یہ کہا گیا ہے کہ عرب دنیا میں قرآن کی تلاوت سے زیادہ ام کلثوم ☆ کے نغمات کے کیسٹ سنے جاتے ہیں۔

Classical Islam a source book of religious literature. Edited and Translated by Norman Calder, Jawid Mojaddedi and Andrew Rippin. Routledge (Taylor and Francis Group) London and New york.

اس کتاب کا تیسرا باب جو حدیث سے متعلق ہے اسے Elective کی حیثیت سے چُنا گیا ہے۔ اس حصے میں زکوٰۃ اور اس کے تمام متعلقات کے بارے میں مؤطا امام مالک، صحیح بخاری، ابوداؤد سے احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے ان سے اپنے مؤقف کی تائید کے لیے تاویلات نکالی گئی ہیں اور مزید یہ کہ احادیث پر اپنے "قیمتی" تبصروں سے بھی پڑھنے والوں کے اذہان کو گمراہ کرنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے، طرفہ تماشا یہ ہے مزید مطالعہ کے لیے مشہور زمانہ مستشرق گولڈزیہر کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے!

زکوٰۃ کے بعد فوراً خمس کی بحث چھیڑی گئی ہے جس کے لیے حوالہ جات اور مواد "ابن بابویہ" کی کتاب "من لا یحضرہٗ الفقیہ" سے لیا گیا ہے!

اس کے بعد عارضی شادی یعنی متعہ پر اہلِ تشیع کی بنیادی کتاب "الفروع من الکافی" (جو الکلینی کی تصنیف ہے) سے مختلف آیات کی تاویلات باطلہ اور احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ "عارضی شادی" یعنی متعہ اسلام کا ایک اہم رکن اور فریضہ ہے۔

خلاصہ یہ کہ "کلاسیکل اسلام" کے نام سے سچے اور جھوٹے مواد کو ملا کر ایک ایسا ملغوبہ تیار کیا گیا ہے جو اسلام کی نہیں بلکہ ایسے مذہب کی نمائندگی کرتا ہے جہاں اللہ کے احکامات نہیں بلکہ انسانی خواہشات کو اہمیت دی گئی ہے۔

3. The Oxford History of Islam, Edited by John L. Esposito "Oxford University Press) (1999). 198 Madison Avenue New York.

اس کتاب میں سے بھی تیسرا باب منتخب کیا گیا ہے جو اسلامی قانون اور معاشرے کے بارے میں لکھا گیا ہے! درحقیقت اس میں لکھا گیا مواد شوگر کوٹیڈ زہر (میٹھے زہر) کی طرح ہے کہ صحیح بات کرتے کرتے بیچ میں ایک دو جملے یا پیراگراف ایسا لکھ دینا کہ ایک مسلمان اپنے معاشرے اور اسلامی قانون کی طرف سے شکوک وشبہات کا شکار ہو جائے۔

مختلف واقعات خصوصاً مشاجرات صحابہ پر تنقیدی روشنی ڈالتے ہوئے غلط قسم کے خیالات کا پرچار ہے، نیز یہ کہ چاروں فقہ کا جائزہ لے کر ان کے کمزور پہلوؤں اور اختلافی مسائل کو اُجاگر کر کے تقلید کے بجائے ذاتی اجتہاد اختیار کرنے کا "قیمتی مشورہ" دیا گیا ہے، جس کی تخریبی قوت سے تمام اہلِ نظر بخوبی واقف ہیں۔ ایک جگہ پر آزادیٔ نسواں کا ذکر بھی

(☆) مشہور مصری گلوکارہ جس کے نغمات عرب دنیا میں انتہائی مقبول ہیں

کیا ہے تاکہ خواتین بھی مصنف و مؤلف کے قیمتی مشوروں اور آرا سے محروم نہ رہ جائیں۔

ان تین کے علاوہ کچھ اور چھوٹے چھوٹے "Electives" بھی ہیں جن کا مواد بھی تقریباً اسی طرح کی تحریرات سے پُر ہے۔ایک تو "Prophet Hood" یعنی نبوت پر ہے۔دوسرا ''وحی'' کے بارے میں ہے اور تیسرا اسلامی دنیا میں مشہور چار مسالکِ فقہ، حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی کے تعارف پر مشتمل ہے، ایک اور اصول فقہ پر ہے جس میں حد سے زیادہ ذاتی اجتہاد کا ہتھیار استعمال کیا گیا ہے۔

صاحبان عقل ودانش کی توجہ اور فکر کے لیے اتنا ہی تعارف کافی ہے۔اللہ پاک سب کو دین کی فکر نصیب فرمائیں۔آمین۔ ☆☆☆

یہی تو وارثانِ نبیؐ ہیں

اگر یہ مساجد مدارس نہ ہوتے، کہیں بھی جہاں میں مسلماں نہ ہوتے
بصورت بشر سب درندے ہی ہوتے، کسی بھی جگہ اچھے انساں نہ ہوتے
اگر راہ دکھاتے نہ اہل شریعت، جبینوں میں سجدے تڑپتے ہی رہتے
کسی کو بھی توفیقِ توبہ نہ ہوتی، کسی کی بھی بخشش کے ساماں نہ ہوتے
یہی وارثانِ نبیؐ ہیں جنھوں نے دکھایا ہے دنیا کو نورِ ہدایت
وگرنہ یہاں کفر کا راج ہوتا، زمیں پر کہیں اہل ایماں نہ ہوتے
کہیں لکشمی کے بتوں کی پرستش، کہیں وردِ قارون ہوتا لبوں پر
یہ زر کے پجاری کروڑوں میں ہوتے، کسی دیس میں اہل قرآں نہ ہوتے
اگر نہ جلاتے یہ اہل مدارس دل وجاں کا روغن شب تیرگی میں
رہِ زندگی کے یہ مشکل مراحل کبھی ابن آدم پہ آساں نہ ہوتے
اگر اہل ذکر وتصوف نہ ہوتے کبھی بھی خدا کا تعارف نہ ہوتا
تو حسنِ ازل کے نہ اسرار کھلتے، کہیں اہل دل، اہل عرفاں نہ ہوتے
یہی ہیں نقیبانِ امت جنھوں نے جوانوں کو جنت کا رستہ دکھایا
وگرنہ یہاں ملک وملت کی خاطر کبھی لعل ماؤں کے قرباں نہ ہوتے
جو محراب ومنبر کے وارث نہ ہوتے علوم نبوت کی گرہیں نہ کھلتیں
شبستانِ ہستی کے سینے میں انور چراغ آگہی کے، فروزاں نہ ہوتے

(انور جمیل)